تفسیر ابن ابی حاتم کے چند مدلّس رُواۃ کا تحقیقی مطالعہ

An Introductory Study of Some Mudallis Narrators of the Hadith in Tafsīr Ibn-e-abī Ḥātham

مقالہ نگار: ڈاکٹر شمس الحسین ظہیر
چیئرپرسن، شعبہ علومِ عربیہ واسلامیہ، ویمن یونیورسٹی، صوابی
Shams.hussain@wus.edu.pk
معاون مقالہ نگار: شہلا شمس
ایم فل ریسرچ سکالر، ویمن یونیورسٹی، صوابی
shehlashmms@gmail.com

Abstract

Imam Ibn-i-abi Ḥathim, for his great position he got due to his huge contribution towards many kind of Islamic Sciences, is known as a great scholar of third century (A.H) amongst the scholars of Islamic Studies. He wrote several books in different fields like Tafsīr, Jarḥ-o-Taʿdīl, the Basic Believes, Hadith of the Holy Prophet (S.A.W.W), Criticism, Ilm-ul-mustalaḥ, and Fiqh. His Tafsīr which is known as Tafsīr Ibn-i-abi Ḥathim, is famous amongst the scholars as a reference book for interpretation of the Holy Qur'an, wherein he focused to write down herein, a Hadith or an Asar attached with chain of narrators and so it is called interpretation of the Holy Qur'an with chain of narrators i.e. تفسير بالماثور. This book is comprises of several kinds of Hadith i.e. trustworthy and weak with further classifications. As it is a combination of the said two major kinds, so we separated some selected narrators (رواة) amongst them and described it in a research manner with mentioning short biography of each narrator (راوی), along with an attachment of a simple of his narrations (روایت). It will help the new scholars in seeking out such new ways to be explored and worked out upon.

Keywords: Tafsīr Imam Ibn-i-abi Ḥathim, Narrators, trustworthy, Weak, Mudallis

قرآن کریم تمام جن وانس کے لیے پوری راہ نمائی اور ایک مکمل ضابطۂ زندگی ہے کیونکہ یہ حیات دنیوی واخروی دونوں کا احاطہ کرتی ہے اور اس حیات مستعار کا کوئی پہلو تشنہ از سیر ابی نہیں چھوڑتی۔اور اِسی کتاب کو سمجھنے لے لیے اِس کی تشریح وتفسیر کا اصل ماخذ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے وہ لمحات ہیں جن کو آپ ﷺ کے صحابہ نے پوری تندہی اور جامعیت کے ساتھ نقل فرمایا۔اور کچھ کو اسلاف امت نے سیاق وسباق، لغت اور اشباہ ونظائر کا لحاظ کرکے سینہ بہ سینہ ایک دوسرے کو بیان کیا جو علماء کی اصطلاح میں تفسیر بالماثور باسند کہلایا۔یہ ماثور تفسیر تحریری وتقریری شکل میں اسلافِ امت سے منقول ہوتی رہی اور الاسناد من الدین کے مسلّم قاعدے کے مطابق روایت ودرایت کی کسوٹی پر پرکھی جانے لگی اور جہاں کہیں صلابت واصابت پائی گئی تو اُس کو سراہا گیا اور جہاں کہیں ضعف وسقم معلوم ہوئی تو اُس کی نشان دہی کرکے طلباءِ علم کو آگاہ کیا گیا کہ اُس سے کنارہ کش ہو کر اُس کو معمول بہا تصور نہ کریں۔اِن ہی بالماثور نوعِ تفسیر میں سے ایک امام ابنِ ابی حاتم کی مدون تفسیر ہے یہ حال ہی میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہوئی ہے جس میں اُس نے اپنی سند سے روایت کردہ اقوالِ مفسرین کو جمع کیا۔اور اس میں مرفوع وموقوف احادیث،اقوال صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بعض ضعیف احادیث کو جمع کیا ہے۔زیر بحث مقالہ میں تفسیر ابنِ ابی حاتم میں پائے جانے والے مذکورہ احادیث کی مدلس رواۃ اور اُن کی مرویات سے تحقیقی بحث کی جائے گی۔تاکہ اِس تفسیر سے فائدہ اُٹھانے والوں کے سامنے اِس تفسیر کا یہ پہلو آشکارہ ہو جائے اور اِس اور اِس جیسے اسانید سے استدلال کرنے سے بچا جائے اور اِس میں موجود صحیح احادیث وآثار کو اپنے مستدل کے طور پر لے سکیں۔

یہ موضوع تین اہم مباحث پر مشتمل ہے؛ مبحثِ اول میں امام ابن ابی حاتم کے متعلق علماء کی آراء، مبحثِ ثانی میں حدیثِ مدلس اور اقسام تدلیس سے بحث کی جائے گی۔جب کہ مبحثِ ثالث میں تفسیر ابن ابی حاتم میں وارد چند مدلس احادیث کا تحقیقی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔

مبحثِ اول: امام ابن ابی حاتم کے حالاتِ زندگی

نام ونسب:

عبد الرحمٰن بن محمد بن ادریس بن منذر بن داؤد بن مہران، تمیمی، الحنظلی، الرازی۔کنیت ابو محمد اور ابن ابی حاتم کے نام سے مشہور ہوئے۔آبائی علاقہ اصبہان (ایران) ہی ہے پھر رے کی طرف منتقل ہوگئے جو کہ دیلم (ایران) کے شہروں میں سے ایک بڑا شہر ہے۔اسی کی نسبت سے مشہور ہوئے۔

پیدائش اور پرورش:

آپ کی پیدائش اپنے آبائی علاقے ایران میں ۲۴۰ھ بمطابق ۸۵۴ء میں ہوئی۔ابن ابی حاتم کا تعلق ایک علمی ذوق رکھنے والے خاندان سے تھا۔آپ کے والد محترم ابو حاتم الرازی بھی ایک بلند پایہ محدث تھے جنہوں نے نہایت ہی احسن انداز سے آپ کی

تربیت کی۔آپ کا تعلیمی سلسلہ کچھ یوں چلا کہ پہلا درجہ قرآن مجید کا ہے تو اسی لیے بچپن میں ہی پہلے قرآن مجید سیکھا اور حفظ کیا اور اس کے دیگر علوم کا علم حاصل کیا۔اس کے بعد علم الحدیث اور علم الرجال وغیرہ کا علم حاصل کیا۔ ابن ابی حاتم نے کہا: میرے والد نے مجھے حدیث میں اس وقت تک کام نہیں کرنے دیا جب تک کہ فضل بن شاذان کے ذریعے قرآن مجید کی تلاوت نہ کریں، پھر حدیث لکھنا شروع کر دیا۔[1]

امام ابن ابی حاتم کے متعلق علماء کی آراء

اس مبحث میں علماءِ جرح وتعدیل کا اُن کے متعلق آراء کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ اُن کی علمی منزلت واضح ہو اور ساتھ ہی یہ بھی پتہ چلے کہ وہ خود ثقہ تھے یا غیر ثقہ؟ پس ذیل میں اُن کی آراء پیش خدمت ہیں۔

احمد بن علی الفرضی نے فرمایا: ہم نے کبھی کسی کو نہیں دیکھا جو عبدالرحمٰن (امام ابن ابی حاتم) کو جانتا ہو اور اس نے اس کے بارے میں کبھی مجہول ہونے کا تاثر ظاہر کیا ہو۔ ابوالحسن الرازی نے فرمایا: میں نے علی بن محمد البصری سے سنا جب ہم امام ابنِ ابی حاتم کے صلاۃ جنازے میں تھے وہ کہتے ہیں: عبدالرحمٰن کی ٹوپی آسمان سے ہے۔ یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ آپ اسّی سال کے تھے آپ ایک لحظہ کے لیے بھی صحیح راستے سے منحرف نہ ہوئے۔[2]

ابوالحسن الرازی یہ بھی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نور عطا فرمایا تھا جو کوئی اُن کو دیکھ لیتا تو بھاہ لیتے۔امام مسلمہ بن قاسم فرماتے ہیں: آپ ثقہ، جلیل القدر، اونچی شہرت رکھنے والے شخصیت اور خراسان کے امام مانے جاتے تھے۔

آپ کے والد اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کی صلاحیت، استقامت اور تقویٰ کے متعلق کہتے ہیں: "عبدالرحمٰن کی عبادت جیسی عبادت کی طاقت کون رکھتا ہے۔ میں نے عبدالرحمٰن کی کوئی گناہ نہیں دیکھی"۔[3]

ابویعلیٰ خلیلی نے کہا: ابو محمد (ابنِ ابی حاتم) نے اپنے والد اور امام ابوزرعہ کا علم جمع کیا اور وہ علم میں ایک سمندر تھا، اس کا علم فقہ اور علم الرجال بلکہ تفسیر کے ہر پہلوں پر مبنی تھا۔[4]

امام سمعانی فرماتے ہیں: ابو محمد کبار ائمہ میں سے تھے۔ بہت ساری کتابیں لکھی ہیں جس میں سے مشہور کتاب الجرح والتعدیل، اور ثواب الاعمال ہیں۔امام بخاری اور امام مسلم کے شیوخ سے کسب فیض حاصل کیا۔[5]

امام ابوولید الباجی کہتے ہیں کہ امام صاحب ثقہ اور حافظ تھے۔ اور صالح بن احمد ہمدانی کہتے ہیں: آپ امام زمانہ، منفردِ عصر تھے اور آپ کے بعد علم، زہد و تقویٰ اور دیانت داری میں کوئی آپ کا نائب نہ بن سکا۔[6]

مبحثِ ثانی: حدیثِ مدلس، اور اقسام تدلیس

مدّلس:

مُدَلَّس لغت میں تدلیس سے اسم مفعول ہے جس کے معنیٰ ہیں: بائع کا مشتری سے فروخت کی جانے والی چیز کا عیب چھپا لینا: دلّس

فِي البيع وَفِي كل شَيْء: إِذا لم يبيّن عَيْبَه۔ تدلیس دلّس سے مشتق ہے جس کے معنی ظلمت وتاریکی کے ہیں: الدَّلَسُ: السّواد والظلمة. اصطلاح میں مدلس وہ حدیث ہے جس میں سقطِ خفی ہو یعنی راوی اپنے استاد کو [جس سے یہ حدیث سنی ہے] حذف کر کے مافوق سے [جس سے ملاقات ہو مگر اس سے یہ حدیث نہ سنی ہو] اس طرح روایت کرے کہ اس استاد کا محذوف ہونا معلوم نہ ہو بلکہ یہ محسوس ہو کہ مافوق ہی سے سنا ہو: ومِنْ هَذَا أُخِذ التدليسُ فِي الْإِسْنَاد، وَهُوَ أَن يُحدِّث بِهِ عَن الشَّيْخ الْأَكْبَر وَقد كَانَ قد رَآهُ، وَإِنَّمَا سَمعه عَمَّن دونه مِمَّن سَمعه مِنْهُ[7]

تدلیس کی قسمیں:

تدلیس کی دو قسمیں ہیں: (1) تَدْلِيسُ الْإِسْنَادِ (2) تدلیس الشیوخ

تَدْلِيسُ الْإِسْنَادِ:

تَدْلِيسُ الْإِسْنَادِ یہ ہے کہ راوی ایسے شخص سے روایت کرے، جو اس کا ہم عصر ہو اور اس سے مل چکا ہو مگر اُس سے اس کا سماع ثابت نہ ہو یا ایسے ہم عصر سے روایت کرے جسے ملا نہ ہو مگر دوسرے کو یہ تاثر دے کہ اس نے اپنے معاصر سے سن کر یہ روایت کی ہے: تَدْلِيسُ الْإِسْنَادِ، وَهُوَ أَنْ يَرْوِيَ عَمَّنْ لَقِيَهُ مَا لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ، مُوهِمًا أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ. ایسی روایت کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ مدلس راوی حَدَّثَنَا فُلَانٌ اور أَخْبَرَنَا فُلَانٌ نہیں کہتا بلکہ عَنْ فُلَانٍ [فلان سے روایت کرتے ہے] کہتا ہے: وَمِنْ شَأْنِهِ أَنْ لَا يَقُولَ فِي ذَلِكَ: (أَخْبَرَنَا فُلَانٌ) وَلَا (حَدَّثَنَا) وَمَا أَشْبَهَهُمَا، وَإِنَّمَا يَقُولُ: (قَالَ فُلَانٌ أَوْ عَنْ فُلَانٍ) وَنَحْوَ ذَلِكَ[8]

تَدْلِيسُ الْإِسْنَادِ کی قسمیں: (1) تدلیس العَطف (2) تدلیس السُّکوت (3) تدلیس التسویہ (4) تدلیس البِلاد

تدلیس العطف:

مثلاً راوی کہے: حَدَّثَنَا فُلَانٌ و فُلَانٌ حالانکہ اس نے اس دوسرے شخص سے کچھ بھی نہ سنا ہو: وهو أن يصرح بالتحديث في شيخ له ويعطف عليه شيخا آخر له ولا يكون سمع ذلك من الثاني[9]. ومنه تدليس العطف كأن يقول "حدثنا فلان وفلان" وهو لم يسمع من الثاني المعطوف. ہشیم بن بشیر تدلیس العطف کیا کرتے تھے۔[10]

امام احمد فرماتے ہیں: ہشیم نے یزید بن ابی زیاد، عاصم بن کلیب، حسن بن عبداللہ اور ابو خلدۃ سے حدیث نہیں سنی اور پھر بھی ان سے حدیث نقل کرتا ہے۔[11]

ومن عجائبه في التدليس أن أصحابه قالوا له نريد أن لا تدلس لنا شيئا فواعدهم فلما أصبح أملى عليهم مجلسا يقول في أول كل حديث منه ثنا فلان وفلان عن فلان فلما فرغ قال هل دلست لكم اليوم شيئا قالوا لا قال فان كل شئ حدثتكم عن الاول سمعته وكل شئ حدثتكم عن الثاني فلم اسمعه منه قلت فهذا ينبغي أن يسمي تدليس العطف.[12]

تدلیس السکوت:

تدلیس السکوت کا مطلب یہ ہے کہ راوی سمعت یاحدثنا اور حدثني کہے اوراس کے بعد تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہے پھر کہے اعمش،اس سے سننے والا یہ تاثر لے گا کہ اس نے اعمش سے سناحالانکہ راوی کااُس سے سماع حدیث نہ ہو: ومنه تدليس السكوت، كأن يقول: "حدثنا" أو "سمعت " ثم يسكت، ثم يقول: "هشام بن عروة" أو "الأعمش" موهما أنه سمع منهما، وليس كذلك-[13]

تدلیس التسویہ:

تدلیس التسویۃ کا مطلب یہ ہے کہ کسی راوی کے شیخ کانام اس لئے ذکر نہ کیاجائے کہ وہ ضعیف یاصغیرالسن[عمر میں چھوٹے]ہیں،اس کے بجائے یہ ظاہر کیاجائے کہ حدیث صرف ثقات سے مروی ہے تاکہ اسے صحیح اور مقبول قرار دیاجائے،یہ تدلیس کی بدترین قسم ہے کیونکہ اس میں شدید ترین ھوکہ پایاجاتاہے: منها تدليس التسوية وهو: أن يسقط غير شيخه لضعفه أو صغره، فيصير الحديث ثقة عن ثقة، فيحكم له بالصحة، وفيه تغرير شديد، وهذا التدليس أفحش أنواع التدليس مطلقا وشرها. وممن اشتهر بذلك: بقية بن الوليد، وكذلك الوليد بن مسلم، فكان يحذف شيوخ الأوزاعي الضعفاء ويبقي الثقات، فقيل له في ذلك، فقال: أُنبل الأوزاعي أن يروي عن مثل هؤلاء! فقيل له: فإذا روى عن هؤلاء وهم ضعفاء، أحاديث مناكير، فأسقطتهم أنت وصيرتها من رواية الأوزاعي عن الثقات، ضُعِّف الأوزاعي؟ فلم يلتفت الوليد إلى ذلك القول. [14]

تدلیس البلاد:

بعض مدلسین اپنے شیخ کی تعظیم کے لیےایک مبہم اور متشابہ لفظ بولتے ہیں اوراسی طرح کسی شہر یا قبیلہ کی عظمت یافضیلت کے پردہ میں شیخ کی عظمت جتاناچاہتے ہیں،مثلاًایک مصری شخص کہے: "حدثني فلأن بالأندلس" یعنی مجھے فلاں شخص نے اندلس میں حدیث سنائی،اوراندلس سے مراد وہ مقام لے جو القرافة میں واقع ہے یاز قاق حلب کہے اور قاہرہ کی ایک جگہ مراد لے،یاایک بغدادی شخص کہے"حدثني فلان بما وراء النهر"یعنی ماوراءالنہر کے ایک شخص مجھے حدیث سنائی اوراس سے مراد یہ لے کہ دریائے دجلہ کے پار سے مجھے حدیث سنائی،یایوں کہے کہ فلاں نے مجھے رقہ[ایک شہر کانام]میں حدیث سنائی اوراس سے مراد دریائے دجلہ کے کنارے پر ایک باغ مراد لے،یاکوئی دمشق کارہنے والایوں کہے:مجھے فلاں شخص نے کرک سے کرک نوح مرادلیں جو دمشق کے قریب ایک بستی کانام ہیں۔

تدلیس الشیوخ:

تدلیس الشیوخ یہ ہے کہ محدث اپنے شیخ کاذکر غیر معروف نام،یاغیر معروف کنیت سے یاغیر معروف نسبت یاغیر معروف صفت سے کرے تاکہ لوگ اس کو پہچان نہ سکیں کیونکہ وہ ضعیف یامعمولی درجہ کاآدمی ہوتاہے: تدليس الشيوخ

فهو أن يصف شيخه بما لم يشتهر به من اسم أو لقب أو كنية أو نسبة ايهاما للتكثير غالبا وقد يفعل ذلك لضعف شيخه وهو خيانة ممن تعمده كما إذا وقع ذلك في تدليس الاسناد.[15]

مبحثِ ثالث: تفسیر ابن ابی حاتم میں وارد چند مدلس رُواۃ کا تحقیقی مطالعہ

ابنِ جریج

امام حافظ عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج، ابو ولید، ابو خالد، اموی۔ ابن جریج سے معروف ہے۔ اصل روم کے رہنے والے تھے۔ مکہ کے فقیہ، حافظ اور ثقہ راوی ہیں لیکن تدلیس اور ارسال کیا کرتا تھا۔ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ذوالحجہ ۱۴۹ھ یا ۱۵۰ھ کو وفات پائی۔[16]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[1] ۵۱ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْن حَاتِمٍ الْهَرَوِيُّ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ إِنَّهَا عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ قَالَ: الم هِيَ فَوَاتِحُ يَفْتَتِحُ اللَّهُ بِهَا الْقُرْآنَ.

آپ نے درج بالا روایت بھی صیغہ ء عن سے روایت کیا ہے جس سے اُس کی ملاقات کی صراحت نہیں ہوتی اس لیے اس کی یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

اعمش

سلیمان بن مہران اسدی، ابو محمد، کوفی، کاہلی۔ اعمش سے معروف تھے۔ اصل طبرستانی ہے لیکن کوفہ میں (سیدنا) حسین رضی اللہ عنہ کے شہادت کے دِن ۶۱ھ کو پیدا ہوئے۔ ثقہ حافظ بالقراءات راوی ہیں لیکن تدلیس کیا کرتا تھا۔ ربیع الاوّل ۱۴۷ھ یا ۱۴۸ھ کو وفات پائی۔[17]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[2] ۶۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا ابو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: ذَكَرُوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ وَإِيمَانَهُمْ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ أَمْرَ مُحَمَّدٍ كَانَ بَيِّنًا لِمَنْ رَآهُ، وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا آمَنَ مُؤْمِنٌ أَفْضَلَ مِنْ إِيمَانٍ بِغَيْبٍ. ثُمَّ قَرَأَ: الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ إِلَى قَوْلِهِ: يُنْفِقُونَ.

اور یہاں پر عنعنہ کیا ہے اور مدلس راوی کی معنعن روایت صحیحین کے علاوہ مردود ہوتی ہے۔ پس یہ روایت ناقابل قبول رہی۔

بقیہ بن ولید

بقیہ بن ولید بن صائد بن کعب کلاعی۔ ضعیف راویوں سے بکثرت تدلیس کرنے والا راوی ہیں۔ 87 سال کی عمر میں 197ھ کو وفات پائی۔[18]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[3]10038 - حدثنا أبي ثنا أبو الحسام المقري ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ الرُّعَيْنِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ: حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ قَالَ: وَيُلْكَزُونَ.

آپ نے درج بالا روایت بھی صیغہ عن سے روایت کیا ہے جس سے اُس کی ملاقات کی صراحت نہیں ہوتی اس لیے اس کی یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

حبیب بن ابی ثابت

حبیب بن ابو ثابت قیس، ہند بھی کہا جاتا ہے۔ اسدی، ابو یحییٰ، کوفی۔ ثقہ، فقیہ راوی ہیں لیکن بکثرت ارسال و تدلیس سے کام لیتا ہے۔ 119ھ کو وفات پائی۔[19]

امام ابن ابی حاتم نے اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[4]591 - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ ثنا وَكِيعٌ ثنا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالُوا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطَّاعُونُ رِجْزٌ عَذَابٌ، عُذِّبَ بِهِ قَوْمٌ مِنْ قَبْلِكُمْ وَرُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ نَحْوُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ نے درج بالا روایت بھی صیغہ عن سے روایت کیا ہے جس سے اُس کی ملاقات کی صراحت نہیں ہوتی اس لیے اس کی یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

حجاج بن ارطاۃ

حجاج بن ارطاۃ بن ثور بن ہبیرہ، نخعی، ابو ارطاۃ، کوفی۔ متروک الحدیث اور بکثرت غلطیاں و تدلیس کرنے والا ہے۔ 45ھ میں فوت ہوئے۔[20] امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[5]2234 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ابنا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ مُنْذِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: أُشْكِلَ عَلَيَّ قَوْلُهُ: فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يتراجعا فدرست القرآن، فعرضت أَنَّهُ يَعْنِي: إِذَا طَلَّقَ الزَّوْجُ الأَخِيرُ، رَجَعَتْ إِلَى زَوْجِهَا الأَوَّلِ الْمُطَلِّقِ ثَلاثًا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، نَحْوُ ذَلِكَ.

یہاں پر عنعنہ کیا ہے اور مدلس راوی کی معنعن روایت صحیحین کے علاوہ مردود ہوتی ہے۔ پس یہ روایت ناقابل قبول رہی۔

حسن بن ذکوان

حسن بن ذکوان، ابو سلمی۔ بصری۔ سچے راوی ہیں لیکن خطاء کا شکار ہو جاتا ہے، اس پر قدری ہونے کا الزام بھی لگایا گیا ہے اور تدلیس کیا کرتا تھا۔ 100ھ کے بعد وفات پائی۔[21] امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[6]9048 - حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ ثنا صَفْوَانُ عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ: سَأَلْتُ صَدَقَةَ بْنَ يَزِيدَ الْخُرَاسَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ: وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ: اشْتَرَكَ فِي هَذِهِ الآيَةِ فِي الدُّنْيَا الْمُسْلِمُ وَالْكَافِرُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كَانَتْ لِلْمُتَّقِينَ خَاصَّةً.

آپ نے درج بالا روایت بھی صیغہ عن سے روایت کیا ہے جس سے اُس کی ملاقات کی صراحت نہیں ہوتی اس لیے اس کی یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

زکریا ابن ابی زائدہ

زکریا بن ابو زائدہ، خالد، ہبیرہ بن میمون بن فیروز ہمدانی، وداعی، ابویحییٰ، کوفی۔ ثقہ راوی ہیں لیکن تدلیس کرتا تھا اور ابواسحاق سے اس کا آخر میں سماع ہے۔ سنِ وفات میں اختلاف تھا 147ھ، 148ھ یا 149ھ کو وفات پائی۔[22]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[7]10203 - ذُكِرَ عَنْ سَهْلِ بْنِ عُثْمَانَ ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الأَعْرَابِ ذُكِرَ لِي، أَنَّهُمْ نَفَرٌ مِنْ بَنِي غِفَارَ جَاءُوا فَاعْتَذَرُوا فَلَمْ يَعْذُرْهُمْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یہاں پر عنعنہ کیا ہے اور مدلس راوی کی معنعن روایت صحیحین کے علاوہ مردود ہوتی ہے۔ پس یہ روایت ناقابل قبول رہی۔

سفیان (بن عیینہ)

سفیان بن عیینہ بن ابو عمران میمون، ہلالی، ابو محمد، کوفی، مکی، ثقہ، حافظ اور فقیہ راوی ہے لیکن آخری عمر میں حافظہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اور کبھی کبھار ثقہ راویوں سے تدلیس کرتا تھا۔ عمرو بن دینار کی احادیث میں سب لوگوں سے زیادہ قابل اعتماد تھا۔ ۱۰۷ھ میں پیدا ہوئے اور رجب ۱۹۸ھ کو وفات پائی۔[23]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[8]۲۰۵ - حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْ بِأَحَدٍ ذَهَبَ الْبَرْقُ بِبَصَرِهِ لِقَوْلِ اللَّهِ: يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ.

آپ نے درج بالا روایت بھی صیغہ عن سے روایت کیا ہے جس سے اُس کی ملاقات کی صراحت نہیں ہوتی اس لیے اس کی یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

سعید بن المرزبان

سعید بن مرزبان عبسی، ابو سعد بقال، کوفی، ضعیف اور مدلس راوی ہے۔ 140ھ کے بعد وفات پائی۔[24]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[9]613 - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ الْمَرْزُبَانِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَفُومِهَا الْخُبْزُ. قَالَ مُرَّةُ: الْبُرُّ.

یہاں پر عنعنہ کیا ہے اور مدلس راوی کی معنعن روایت صحیحین کے علاوہ مردود ہوتی ہے۔ پس یہ روایت ناقابل قبول رہی۔

صفوان

صفوان بن صالح بن صفوان بن دینار ثقفی۔ابو عبد الملک دمشقی کے غلام تھے۔ ثقہ راوی ہیں لیکن تدلیس اور تسویہ کیا کرتا تھا۔ ۲۳۷ھ یا ۲۳۸ھ کو وفات پائی۔[25]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[10] ٧٠ - حَدَّثَنَا ابو زُرْعَةَ، ثنا صَفْوَانُ، ثنا الْوَلِيدُ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ الأَسْوَدِ، عَنْ عطاء ابن أَبِي رَبَاحٍفِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ فَقَالَ: مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ، فَقَدْ آمَنَ بِالْغَيْبِ.

یہاں پر عنعنہ کیا ہے اور مدلس راوی کی معنعن روایت صحیحین کے علاوہ مردود ہوتی ہے۔ پس یہ روایت ناقابل قبول رہی۔

عباد بن منصور باجی

عباد بن منصور باجی، ابو سلمہ، بصری، قاضی۔ اس پر قدری ہونے کا الزام بھی ہے، تدلیس کرتا تھا اور آخری عمر میں اس کا حافظہ متغیر ہو گیا۔ ابو زرعہ اور ابو حاتم نے ضعیف الحدیث قرار دیا ہے۔ ۱۵۲ھ کو وفات پائی۔[26]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[11] ١٧٠ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ ابو فَاطِمَةَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشَّارٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا سُرُورُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بن زاذان بن أَخِي مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ،عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ،عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لا يُبْصِرُونَ فَذَلِكَ حِينَ يَمُوتُ الْمُنَافِقُ فَيُظْلِمُ عَلَيْهِ عَمَلُهُ عَمَلَ السُّوءِ، فَلا يَجِدُ لَهُ عَمَلا مِنْ خَيْرٍ عَمِلَ بِهِ يُصَدِّقُ بِهِ قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلا هُوَ.

آپ نے درج بالا روایت بھی صیغہ ء عن سے روایت کیا ہے جس سے اُس کی ملاقات کی صراحت نہیں ہوتی اس لیے اس کی یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

عبد اللہ ابن ابی نجیح

ابن نجیح سے معروف ہے، مکی، ابو یسار، ثقفی۔اخنس بن شریک کے غلام تھے۔ ثقہ راوی ہیں لیکن تدلیس کیا کرتے تھے۔ ۱۳۱ھ کو وفات پائی۔[27]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[12] ٥٠ - حَدَّثَنَا، أَبِي ثنا ابو حُذَيْفَةَ، ثنا شِبْلٌ، عَنِ ابن ابی نجیح، عَنْ مُجَاهِدٍ: الم اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ الْقُرْآنِ. وَكَذَا فَسَّرَهُ قَتَادَةُ، وَزَيْدُ بْنُ أسلم.

آپ نے درج بالا روایت بھی صیغہ ء عن سے روایت کیا ہے جس سے اُس کی ملاقات کی صراحت نہیں ہوتی اس لیے اس کی یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

عبدالوہاب بن عطاء خفاف

عبدالوہاب بن عطاء، ابو نصر، عجلی۔ بصرہ والوں کے غلام تھے بغداد میں رہتے تھے۔ سچے راوی ہیں لیکن خطاء کے شکار ہو گئے تھے اور سفیان ثوری سے مدلس روایت نقل کرتے ہیں۔ سنِ وفات میں اختلاف تھا۱۹۸ھ، ۲۰۴ھ اور ۲۰۶ھ کو وفات پائی۔[28]

[13]۷۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ الْخَفَّافَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ وَيُقِيمُونَ الصَّلاةَ وَإِقَامَةُ الصَّلاةِ: الْمُحَافَظَةُ عَلَى مَوَاقِيتِهَا وَوُضُوئِهَا وَرُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا.

آپ نے درج بالا روایت بھی صیغہ عن سے روایت کیا ہے جس سے اُس کی ملاقات کی صراحت نہیں ہوتی اس لیے اس کی یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

عطاء الخراسانی

عطاء بن ابو مسلم، ابو عثمان خراسانی، ابو ایوب، ابو محمد، ابو صالح، بلخی۔ باپ کا نام عبداللہ لیکن میسرہ سے معروف تھا۔ شام میں سکونت اختیار کی۔ عجلی نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ سچے راوی ہیں لیکن ارسال اور تدلیس کیا کرتا تھا۔ ۱۳۵ھ کو وفات پائی۔[29]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[14]۱۶۰ - حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ الرَّوَّادِ، ثنا آدَمُ، ثنا ابو شَيْبَةَ يَعْنِي شُعَيْبَ بْنَ رُزَيْقٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، فِي قَوْلِهِ: مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا قال: هذا مثل المنافق يُبْصِرُ أَحْيَانًا ثُمَّ يُدْرِكُهُ عَمَى الْقَلْبِ. وَرُوِيَ عَنْ عِكْرِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالسُّدِّيِّ وَالرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ نَحْوُ قَوْلِ عَطَاءٍ.

یہاں پر عنعنہ کیا ہے اور مدلس راوی کی معنعن روایت صحیحین کے علاوہ مردود ہوتی ہے۔ پس یہ روایت ناقابل قبول رہی۔

مبارک بن فضالہ

مبارک بن فضالہ، ابو فضالہ، بصری۔ سچے راوی ہیں لیکن تدلیس و تسویہ کیا کرتا تھا۔ 166ھ کو وفات پائی۔[30]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[15]461 - حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ رَوَّادٍ ثنا آدَمُ ثنا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ: وَأَقِيمُوا الصَّلاةَ قَالَ: فَرِيضَةٌ وَاجِبَةٌ لَا تَنْفَعُ الأَعْمَالُ إِلا بِهَا وَبِالزَّكَاةِ.

یہاں پر عنعنہ کیا ہے اور مدلس راوی کی معنعن روایت صحیحین کے علاوہ مردود ہوتی ہے۔ پس یہ روایت ناقابل قبول رہی۔

محمد بن اسحاق بن یسار

محمد بن اسحاق بن یسار، ابو بکر مطلبی، مدنی۔ مغازی کے امام تھے۔ عراق میں سکونت اختیار کی۔ سچے راوی ہیں لیکن تدلیس کیا کرتا تھا۔ اور اِس پر شیعہ اور قدری ہونے کا الزام بھی ہے۔ 150ھ کو وفات پائی۔[31]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[16]14221 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو زُنَيْجٌ، ثنا سَلَمَةُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِ بَنِي النَّجَّارِ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ، خَالِدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أُمُّ أَيُّوبَ يَا أَبَا أَيُّوبَ أَلا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فِي عَائِشَةَ؟ قَالَ: بَلَى وَذَلِكَ الْكَذِبُ. أَكُنْتِ أَنْتِ يَا أُمَّ أَيُّوبَ فَاعِلَةً ذَلِكَ؟ قَالَتْ: لا وَاللَّهِ مَا كُنْتُ لأَفْعَلَهُ، قَالَ: فَعَائِشَةُ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِنْكِ، قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ ذَكَرَ اللَّهُ مَنْ قَالَ فِي الْفَاحِشَةِ مَا قَالَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَذَا إِفْكٌ مُبِينٌ أَيْ فَقُولُوا كَمَا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ وَصَاحِبَتُهُ.

یہاں پر عنعنہ کیاہے اور مدلس راوی کی معنعن روایت صحیحین کے علاوہ مردود ہوتی ہے۔ پس یہ روایت ناقابل قبول رہی۔

محمد بن مصفی

محمد بن مصفی بن بہلول، حمصی، قرشی۔ سچے راوی ہیں لیکن وہم کے شکار ہو گئے تھے اور تدلیس کرتے تھے۔ 246ھ کو وفات پائی۔[32]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[17]14664 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيُّ، عَنِ الأَعْمَشِ فِي قَوْلِهِ: وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ قَالَ الشَّفَاعَةُ لِمَنْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ مِمَّنْ صَنَعَ إِلَيْهِمُ الْمَعْرُوفَ فِي الدُّنْيَا.

یہاں پر عنعنہ کیاہے اور مدلس راوی کی معنعن روایت صحیحین کے علاوہ مردود ہوتی ہے۔ پس یہ روایت ناقابل قبول رہی۔

مروان

مروان بن معاویہ بن حارث بن اسماء بن خارجہ فنزاری، ابو عبداللہ، کوفی۔ مکہ میں رہتے تھے پھر دمشق گئے۔ ثقہ راوی ہیں لیکن اساتذہ کے نام میں تدلیس کیا کرتا تھا۔ ۱۹۳ھ کو وفات پائی۔[33]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[18]۱۸۱ – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثنا ابو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مَرْوَانُ، عَنْ جُوَيْبِرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ: أَوْ كَصَيِّبٍ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ: هو السحاب.

آپ نے درج بالا روایت بھی صیغہء عن سے روایت کیا ہے جس سے اُس کی ملاقات کی صراحت نہیں ہوتی اس لیے اس کی یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

مروان بن معاویہ الفزاری

مروان بن معاویہ بن حارث بن اسماء الفزاری، ابو عبداللہ، کوفی۔ مکہ اور دمشق میں سکونت اختیار کی۔ ثقہ حافظ راوی ہیں۔ شیوخ کے اسماء میں تدلیس کرتا تھا۔ 193ھ کو وفات پائی۔[34]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[19]10065 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: نَزَلَتِ سِقَايَةُ الْحَاجِّ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

آپ نے درج بالا روایت بھی صیغہ عن سے روایت کیا ہے جس سے اُس کی ملاقات کی صراحت نہیں ہوتی اس لیے اس کی یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

ولید

ولید بن مسلم قرشی، ابوعباس دمشقی کے غلام تھے۔ ثقہ راوی ہیں لیکن زیادہ تدلیس و تسویہ کرنے والے راوی تھے۔ ۱۹۴ھ کے اواخر یا ۱۹۵ھ کے اوئل میں وفات پائی۔[35]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[20] ۷۰ - حَدَّثَنَا ابو زُرْعَةَ، ثنا صَفْوَانُ، ثنا الْوَلِيدُ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ الأَسْوَدِ، عَنْ عطاء ابن أَبِي رَبَاحٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ فَقَالَ: مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ، فَقَدْ آمَنَ بِالْغَيْبِ.

یہاں پر عنعنہ کیا ہے اور مدلس راوی کی معنعن روایت صحیحین کے علاوہ مردود ہوتی ہے۔ پس یہ روایت ناقابل قبول رہی۔

ہشیم بن بشیر

ہشیم بن بشیر بن قاسم بن دینار سلمی، ابومعاویہ بن ابوخازم واسطی، ثقہ راوی ہیں لیکن بکثرت تدلیس وارسال خفی کرنے والا ہیں۔ 80 برس کی عمر میں 183ھ کو وفات پائی۔[36]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[21]17772 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ إِنَّ اللَّهَ وَمَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ على النبي، يا أيها الذين آمنوا صلوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا السَّلامَ فَكَيْفَ الصَّلاةُ عَلَيْكَ، قَالَ: «قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كما باركت عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ: وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ.

آپ نے درج بالا روایت بھی صیغہ عن سے روایت کیا ہے جس سے اُس کی ملاقات کی صراحت نہیں ہوتی اس لیے اس کی یہ روایت ضعیف ٹھہری۔

یحییٰ بن ابو کثیر

یحییٰ بن ابو کثیر طائی، ابونصر یمامی۔ ثقہ راوی ہیں مگر ارسال و تدلیس کرتا تھا۔ 132ھ یا اس سے قبل کو وفات پائی۔[37]

امام ابن ابی حاتم اُن سے کچھ یوں روایت کرتے ہیں:

[22]261 - حَدَّثَنَا أَبِي ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثنا عَامِرُ بْنُ يَسَافٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: عُشْبُ الْجَنَّةِ الزَّعْفَرَانُ، وَكُثْبَانُهَا الْمِسْكُ، وَيَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْوِلْدَانُ بِالْفَوَاكِهِ فَيَأْكُلُونَهَا ثُمَّ يُؤْتَوْنَ بِمِثْلِهَا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ: هَذَا الَّذِي آتَيْتُمُونَا بِهِ آنِفًا. فَيَقُولُ لَهُمُ الْوِلْدَانُ: كُلُوا فَإِنَّ اللَّوْنَ وَاحِدٌ، وَالطَّعْمَ مُخْتَلِفٌ. وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ: وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا

یہاں پر عنعنہ کیا ہے اور مدلس راوی کی معنعن روایت صحیحین کے علاوہ مردود ہوتی ہے۔ پس یہ روایت ناقابل قبول رہی۔

نتائج تحقیق

اس مقالہ کی تکمیل کے لیے جتنا مطالعہ کیا گیا اور جن نتائج تک فہم پہنچ سکا اس کو ذیل میں مختصراً تحریر کیا جاتا ہے۔

۱۔ آپ رحمہ اللہ کو تمام اہلِ علم کے ہاں ثقہ، حافظ اور قابلِ اعتبار عالم جانا جاتا ہے۔

۲۔ آپ کی تفسیر میں کچھ ضعیف اسانید بھی پائے جاتے ہیں جو دوسرے طرق سے حسن لغیرہ کے درجہ تک پہنچ جاتی ہیں۔

۳۔ تفسیری اقوال میں زیادہ تر انحصار رئیس المفسرین فی الصحابہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اقوال پر کرتے ہیں۔

۴۔ آپ رحمہ اللہ نے تفسیری اقوال جس طرح ثقہ راویوں سے نقل کی ہیں اس طرح اُن کی اسناد میں مدلس رُواۃ بھی پائے جاتے ہیں۔

۵۔ آپ کی یہ کتاب ماثور تفسیری اقوال کا جامع تو ہے لیکن اِس کے تمام مرویات فی التفسیر مکمل طور پر صحیح نہیں کہلائی جا سکتی۔

حوالہ جات

[1] امام ذہبی، سیر اعلام النبلاء دار الحدیث، قاہرہ، ط۳، ۱۴۰۵ھ، ج۱۳، ص ۲۶۳تا۲۶۵۔

Zahabi, Siyaru aʿlāmi Al-Nubalā', Dār Al-Hadith, Cairo, Egypt, 1405 A.H, Vol. 13 Pp. 263-265

[2] عبد الرحمن بن یحییٰ، آثار عبد الرحمن بن یحیی المعلمی، دار عالم الفوائد للنشر والتوزیع، ط1، 1434ھ، ج۲۵، ص ۱۱۷۔

Abd Ur Rehman Bin Yaḥaya, Aāthār Abd Ur Rahman Bin Yaḥaya, Dār 'Alam Al-Fawā'ed for Publishing, 1434 A.H, Vol. 25, Pp. 117

[3] ابن ابی حاتم، الجرح والتعدیل، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ط1، 1271ھ، ج۱، ص ۶تا۸۔

Ibn Abi Hathim, Al-Jarḥ Wa Taʿdīl, Dār Iḥyā' al Turāth, Beirut, 1271 A.H, Vol. 01, Pp.6-8

[4] محمد ابن عماد، شذرات الذہب فی أخبار من ذہب، دار ابن کثیر، دمشق، ط۱، ۱۴۰۶ھ، ج۱، ص ۳۲۔

Muhammad Ibn-i-'mād, Shazrāt Al-Zahab Fi Akhbar-i-Man Zahab, Dār Ibn-i-Kathir, Damascus, 1406 A.H, Vol. 01, Pp. 32

[5] السمعانی، الانساب، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدر آباد، ط۱، ۱۳۸۲ھ، ج۴، ص ۲۸۶۔

As-Samʿāni, Al-Ansāb, Majlis Dairat ul Maʿārif, Haiderabad, Dakhan, 1382 A.H, Vol. 04, Pp.286.

[6] صالح بن عبد العزیز بن علی آل عیثمین، تسهيل السابلة لمريد معرفة الحنابلة ويليه، مؤسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان، ط۱، ۱۴۲۲ھ، ج۱، ص ۴۰۹۔

Salih Bin Abd ul Aziz, Tashīl Al-sābila li-Murīd Maʿrifa Al-Ḥanābila, Mu'assasa Al-Risāla Li-Tabāʿah wa nashar, Beirut, Lebanon, 1422 A.H, Vol. 01, Pp. 409

[7] محمد بن احمد بن ازھری الھروی، تھذیب اللغۃ، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ط1، 2001م، ج12، ص252۔
Al-Azahari, Tahzīb Al-Lughah, Dār Iḥyā' Al-Thurath Al-Arabi, Beirut, 1422 A.H, Vol. 12, Pp. 252

[8] ابن الصلاح، معرفۃ أنواع علوم الحدیث، دار الفکر، شام، 1406ھ، ص73۔
Ibn al-Sallaḥ, Maʿrifat Al-Anwāʿ Uloom Al-Hadith, Dār al-Fikr, Syria, 1406 A.H, Pp. 73

[9] ابن حجر العسقلانی، تعریف اھل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس، مکتبۃ المنار، عمان، ط1، 1403ھ، ص16۔
Ibn al-Ḥajar, Taʿrīf Ahl-i-al-Taqdīs, Maktaba al-Manār, Oman, 1403 A.H, Pp. 16

[10] اسماعیل ابن کثیر، الباعث الحثیث شرح اختصار علوم الحدیث، مکتب الأجھوری للبحث العلمی و تحقیق التراث، ط1، 1435ھ، ص152۔
Ibn al-Kathīr, Al-Bāʿis Al-Ḥais, Maktab al-Ajhūri, 1435 A.H, Pp. 152

[11] امام الذھبی، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت، لبنان، ط1، 1382ھ، ج4، ص306، ترجمہ: 9250۔
Zahabi, Meezān Al-Iʿtidāl, Dār Al-Maʿrifa, Beirut, Lebanon, 1382 A.H, Vol. 4, P. 306, Bio No. 9250.

[12] تعریف اھل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس، ص47، ترجمہ: 111۔
Taʿrīf Ahl-i-Al-Taqdīs, P. 47, Bio no. 111.

[13] الباعث الحثیث شرح اختصار علوم الحدیث، ص152۔
Al-Bāʿis Al-Ḥais, P. 152

[14] ایضاً۔
Ibid, P. 151

[15] تعریف اھل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس، ص17۔
Ibn al-Ḥajar, Taʿrīf Ahl-i-Al-Taqdīs, P. 17

[16] ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، دائرۃ المعارف النظامیہ، ہند، ط۱، ۱۳۲۶ھ، ج۶، ص ۴۰۲ تا ۴۰۶، ترجمہ: ۷۵۸۔
Ibn al-Hajar, Tahzīb Al-Tahzib, Dairat al-Maʿārif Al-Nizāmiyah, Hind, 1326 A.H, Vol. 06, Pp. 402-406, Bio no. 758.

[17] ایضاً، ج۴، ص ۲ ص ۲۲۲ تا ۲۲۶، ترجمہ: ۳۸۶۔
Ibid, Vol. 04, Pp. 222-226, Bio no. 386.

[18] ابن الجوزی، المنتظم فی تاریخ الأمم والملوک، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ط1، 1412ھ، ج10، ص29، ترجمہ: 1071۔
Ibn Al-jaozī, Al-Muntazim Fi Tarīkh Al-Umam Wa al-Mulūk, Dār Al-Kutub Al-'ilamiya, Beirut, Lebanon, 1412 A.H, Vol. 10, P. 29, Bio no. 1071.

[19] اُبن حبان، مشاھیر علماء الأمصار وأعلام فقھاء الأقطار، دار الوفاء للطباعۃ والنشر والتوزیع، المنصورۃ، ط1، 1411ھ، ص174، ترجمہ: 823۔
Ibne Ḥibbān, Mashāhīr ʿUlama Al-Amsār, Dār al-Wafā, al-Mansūra, 1411 A.H, P. 174, Bio no. 823

[20] بخاری، محمد بن اسماعیل، الضعفاء الصغیر، مکتبۃ ابن عباس، ط1، 1426ھ،، ص46، ترجمہ: 76۔
Imam Bukhāri, Al-Dhuʿafāʾ, Maktaba Ibne Abbas, 1426 A.H, P. 46, Bio no. 76.

[21] الجرح والتعدیل، ج3، ص13، ترجمہ: 503۔
Al-Jarḥ Wa -Taʿdīl, Vol. 03, P. 13, Bio no. 503.

[22] ذہبی، المغنی فی الضعفاء، ج1 ص239، ترجمہ: 2192۔
Zahabi, Al-Mughnī Fi al-dhuʿafāʾ, Vol. 01, P. 239, Bio no. 2192.

[23] ایضاً۔ ج1، ص268، ترجمہ: 2485۔
Al-Mughnī, Vol. 01, P. 268, Bio no. 2485.

[24] ابوزرعہ الرازی، ابوزرعۃ الرازی وجھودہ فی السنۃ النبویۃ، المدینۃ النبویۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، 1402ھ، ج3، ص87، ترجمہ:245۔
Abu Zurʿa, Abu Zurʿa Wa Juhūduh Fi al-Sunna al-Nabawiya, KSA, 1402 A.H, Vol. 03, P. 87, Bio no. 245

[25] ابن حجر، تہذیب التہذیب، ج۴، ص۴۲۶تا۴۲۷، ترجمہ:۷۴۵۔
Ibne Hajar, Tahzīb Al-Tahzīb, Vol. 04, P. 426-427, Bio no. 745.

[26] ابن شاھین، تاریخ أسماء الضعفاء والکذابین، ص146، ترجمہ:469۔
Ibne Shāheen, Tarīkh Asmāʾ al-Dhuʿaffāʾ wal Kazzābīn, P. 146, Bio no. 469.

[27] ذہبی، ديوان الضعفاء والمتروكين وخلق من المجهولين وثقات فيهم لين، مکتبۃ النھضۃ الحدیثۃ، ط2، 1378، ص231، ترجمہ:2332۔
Zahabi, Dewān Al-Dhuʿaffāʾ wal-Matrūkīn, Maktaba Al-Nahza al Haditha, 1378 A.H, P. 231, Bio no. 2332

[28] محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد العقیلی، الضعفاء الکبیر، دار المکتبۃ العلمیۃ، بیروت، ط1، 1404ھ، ج3، ص77، ترجمہ:1043۔
Muhammad Bin ʻamar, Al-Dhuʿaffāʾ Al-Kabīr, Dār Al-Maktaba Al-ʻilmiyya, Beirut, Lebanon, 1404 A.H, Vol. 03, P. 77, Bio no. 1043.

[29] احمد بن عبد اللہ بن صالح العجلی، معرفة الثقات من رجال أهل العلم والحديث ومن الضعفاء وذكر مذاهبهم وأخبارهم، مکتبۃ الدار، مدینہ منورہ، السعودیۃ، ط۱، ۱۴۰۵ھ، ج۲، ص۱۳۷، ترجمہ:۱۲۴۶۔
Ahmad Al-ʻajliī, Maʿrifat Al-thiqāt Min Ahl Al-ʻlam, Makataba Al-Dār, Medina, KSA, 1405 A.H, Vol. 02, P. 137, Bio no. 1246.

[30] ابن جوزی، الضعفاء والمتروکون، ج3، ص33، ترجمہ:2836۔
Ibn Al-jaozi, Al-Dhuʿaffāʾ wal-Matrūkīn, Vol. 03, P. 33, Bio no. 2836.

[31] ایضاً۔ ج3، ص41، ترجمہ:2883
Ibid, Vol. 03, P. 41, Bio no. 2883.

[32] ابن حجر، تقریب التھذیب، ج1، ص507، ترجمہ:6304۔
Ibne Hajar, Taqrīb Al-Tahzīb, Vol. 01, P. 507, Bio no. 6304 .

[33] ابن حجر، لسان المیزان، ج۷، ص۳۸۳، ترجمہ:۴۸۰۸۔
Ibne Hajar, Lisān Al-Meezān, P. 383, Bio no. 4808.

[34] محمد عمرو عبد اللطیف، تبييض الصحيفة بأصول الأحاديث الضعيفة، مکتبۃ التوعیۃ الاسلامیۃ لاحیاء التراث الاسلامی، قاھرۃ، مصر، ط1، 1410، ج2، ص82۔
Muhammad ʻUmar, Tabyeedh Al-Saḥeefa, Maktaba Al-Tauʿiya Al-Islamiya, Cairo, Egypt, 1410 A.H, Vol. 02, P. 82.

[35] ابن حجر، تہذیب التہذیب، ج۱۱، ص۱۵۱تا۱۵۵، ترجمہ:۲۵۴۔
Ibne Hajar, Tahzīb Al-Tahzīb, Vol. 11, P. 151-155, Bio no. 254.

[36] ذہبی، ديوان الضعفاء والمتروكين وخلق من المجهولين وثقات فيهم لين، ص420۔
Zahabi, Dewan Al-Dhuʿaffāʾ wal-Matrūkīn, P. 420 .

[37] البانی، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ وأثرھا السيئ في الأمۃ، دار المعارف، ریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ط1، 1412ھ، ج14، ص53۔
Albāni, Silsilat al- Dhuʿaffāʾ Wal-Maodhoʿa, Dār Al-Maʿarif, Riyadh, KSA, 1412 A.H, Vol. 14, P. 53.